

(1927 - 1979)



اصل نام شیر محمد خال اور قلمی نام ابن انشا تھا۔ جالندھر میں پیدا ہوئے ۔ 1947 میں اپنے خاندان کے ساتھ لاہور چلے گئے۔ 1952 میں کراچی یو نیورٹی سے ایم اے کیا۔ مختلف سرکاری عہدوں پر فائز رہے۔ ابتدا میں روزنامہ ' امروز' (لاہور) میں فکاہیہ کالم تحریر کیے۔ بعد میں روزنامہ ' جنگ' (کراچی) اور اخبار' جبل' میں بھی کالم کھے۔ شاعر اور مزاح نگار کی حیثیت سے شہرت ملی۔ ابن انشا اردو اور فارس کے الفاظ کے ساتھ محاورہ، روز مرہ اور انگریزی الفاظ کا استعال بڑی برجسکی سے کرتے ہیں۔ طنزومزاح کا رنگ نمایاں ہے۔

'' آوارہ گردکی ڈائری''،'' دنیا گول ہے''،'' چلنا ہوتو چین کو چلیے''،'' ابنِ بطوطہ کے تعاقب میں''دل چسپ سفر نامے اور'' قصہ ایک کنوارے کا''،'' اردو کی آخری کتاب''اور'' خمار گندم'' وغیرہ ان کے مزاحیہ مضامین کے مجموعے ہیں۔ ان کا پہلاشعری مجموعہ'' جاندگر'' کے نام سے شائع ہوا۔ انھوں نے بچوں کے لیے نظمیں بھی لکھی ہیں۔



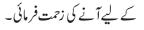
ذرا فون كرلول

جب تک گھر میں ٹیلیفون نہ ہو آپ کبھی اندازہ نہیں کر سکتے کہ آپ عوام الناس بالخضوص اپنے محلّے والوں میں کتنے مقبول ہیں۔ ہمیں بھی اس کا پیتہ اس وقت چلا جب ہم پچھلے دنوں بیار ہو کر صاحبِ فراش ہوئے۔

شیخ نی بخش تا جرچم ہمارے محلّے دار ہیں۔ ان سے علیک سلیک ہے۔ گاڑھی چھنے والی کوئی بات نہیں۔ ہمیں ان کے مُسنِ اخلاق کا بھی اندازہ نہ تھا۔ ہمارے بیار ہونے کے بعد سب سے پہلے وہی تشریف لائے۔ ہماری پٹی کے ساتھ لگ کر بیٹھ گئے۔ تعزیت کرنے والوں کا منہ بنایا اور پو چھا۔ کیا شکایت ہے۔ ہم نے کہا '' آپ سے ہمیں کوئی شکایت نہیں ، والدنہیں۔'' گئے۔ تعزیت کرنے والوں کا منہ بنایا اور پو چھا۔ کیا شکایت ہے۔ ہم نے کہا '' آپ سے ہمیں کوئی شکایت نہیں ، والدنہیں۔' فرمانے گئے'' میں تو آپ کی بیماری کا پوچھ رہا ہوں۔'' تب ہم نے بتایا کہ معمولی کھانی ہے، بخار ہے۔ بولے اس کو معمولی نہ جانے گا۔ میری بیوی کے بھانجے کو بہی عارضہ تھا۔ آپ ہی کی عمر کا رہا ہوگا۔ تق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا۔

" مرگیا؟" ہم نے بوکھلا کر پوچھا۔

فرمایا" ہمارے لیے تو مرہی گیا۔ وہاں سنا ہے شادی کرلی۔ ہمیں تو خط بھی نہیں لکھتا۔" ہم نے حیات تازہ پا کراطمینان کا سانس لیا۔ کچھ رشک ان کی بیوی کے بھانج کی قسمت پر بھی آیا۔ بہر حال ہم نے ان بزرگ سے کہا کہ آپ نے ناحق مزاج پرسی





عال معید او پر بار ک مدیول طبیع استان ہے؟" آئے۔بولے' سنا آپ کے دشمنوں کی طبیعت ناساز ہے؟" نئي آواز

'' ہمارے دشمنوں کی تو نہیں۔ہمیں ضرور کھانی، بخار ہے'۔ہم نے وضاحت کی۔نہایت شفقت سے ہماری نبض ٹولتے ہوئے بولے'' کچھ دوا دارو کرو،احتیاط رکھو۔ تم ایسا ادیب اور انثا پر داز کم از کم ہمارے محلّے میں تو کوئی نہ ہوگا۔اگر خدانخواستہ قضاوقدر کے کان بہرے۔کوئی ہرج مرج ہوگیا تو ادب کو نا قابلِ تلافی نقصان پہنچ جائے گا۔''

انھوں نے کچھ کہا۔ ہم اپنی وحشت میں کچھ اور سمجھے۔ چنانچہ بہ آواز بگندعرض کیا کہ'' قبلہ یہ س کر افسوس ہوا کہ آپ کے کان بہرے ہورہے ہیں۔ ان میں با قاعدہ چنبیلی کا تیل گرم کر کے ڈالا کیجھے۔اب رہا نقصان سوٹھیکیداری میں نفع نقصان تو ہوتا ہی ہے۔''

ال پر ہمارے ایک دوست نے جو ہمارے پاس بیٹھے تھے ہمیں جھنجھوڑ ااور میر صاحب سے معذرت کی کہ'' معاف تیجیے بیہ شخص یوں ہی بہکی بہکی باتیں کیا کرتا ہے۔آپ کی مزاج پُرس کاشکر ہیہ''

اس پرانھوں نے فرمایا کہ مزاج پُرسی تو میرا بحثیت مسلمان اور ہم محلّہ ہونے کے عین فرض تھا۔اس میں زحمت کی کوئی بات نہیں۔ پر اٹھتے اٹھتے بولے'' میرا لڑکا نالائق صبح سے بھٹے پر گیا ہواہے۔میں یہاں اینٹوں کے ٹرک کا انتظار کر رہا ہوں۔ اجازت ہوتو اسے فون کرلوں۔''

شوق سے کیجیے۔ ہم نے کہا '' آپ ہی کا فون ہے۔''

اس کے بعد پروفیسرکے ، بخش کے آنے کی اطلاع ہوئی۔ان کے نام نامی سے کون واقف نہیں ۔ سعید منزل کے سامنے بیٹے ہیں اورقسمت کا حال بتاتے ہیں۔ مقدمہ، بیاری ، روزگار ہر مسلے پر ان کا مشورہ مفید رہتا ہے۔ لاعلاج بیار یوں کے مایوں مریضوں کا علاج بھی کرتے ہیں۔نام کر یم بخش ہے اور پروفیسر بننے سے پہلے ہمارے ایک عزیز کے ہاں خانسامال تھے۔ ان کی راہ ورسم ہم سے ان ہی ونوں سے ہے۔ آئے بیٹھے۔ہمارا حال پوچھا۔ پھر ہمارے ڈاکٹر کا نام پیۃ دریافت کیا۔ پھر ڈاکٹر وں اور ڈاکٹر کی خان کی جدشخیص کی اور کہا تمھارے جسم میں ڈاکٹر کی طریقۂ علاج کے متعلق کچھ چارحرفی نا قابل طباعت کلمات ارشاد فرمائے۔ اس کے بعد شخیص کی اور کہا تمھارے جسم میں شکر کی کی ہے۔اور گلاخراب ہے۔ اپنے مجربات میں سے ایک چیز جیجنے کا وعدہ کیا جو مینڈک کی چربی، گندھک اور لال ٹڈے کے انڈوں سے بنتی ہے اور اُلو کے مغز کے ساتھ نہارمنہ کھانی پڑتی ہے۔ یہ بھی اٹھتے ہوئے ٹیلیفون پر ایک جگہ آرڈر دے گئے کہ آدھا سیر گھیکوار اور نیولے جھے کل میرے فٹ یاتھ پر ججوادیے جا ئیں۔

ہم تو لوگوں کے اخلاق کر بمانہ کے ممنون ہوئے رہ گئے۔ہمارے بھائی نے ہمارے نہ نہ کرتے ہوئے بھی کمرے میں نوٹس لگا دیا کہ جوصاحبان مزاج بیسی کو آئیں وہ فون کو ہاتھ نہ لگا ئیں اور جوفون کرنے آئیں وہ مزاج نہ دریافت کریں۔

ذرا فون کرلوں

بہر حال دن میں جار چھے فون ضرور اس فتم کے آتے ہیں۔

'' ذرا میری بیگم صاحبه کو بلا دیجیے۔''

'' ذرا ایمبولینس بھی بھیج دیجے۔جلدی تیجے۔ میں سیٹھ بھولو بھائی مٹی کے تیل والا بول رہا ہوں۔'' جس جگہ کے لیے یہ فون کیے جاتے ہیں، اس کے اور ہمارے فون نمبر میں فقط ایک عدد کا فرق ہے۔

یہی نہیں۔ایک حلوہ مرچنٹ کا نمبر بھی کچھ ایسا ہی ہے۔ ہمیں اکثر فرمائٹیں اس قتم کی آتی ہیں کہ پندرہ سیر لڈ و بھیج دیجیے اور ایک ٹوکرا بالوشا ہیوں کا بھی۔اصلی تھی کا۔پہلے کی طرح چر بی میں تل کرنہ بھیج دیجیے گا۔ایک بار ان حلوہ مرچنٹ صاحب سے ہماری ملاقات بھی ہوئی۔ انھوں نے بتایا کہ اکثر شاعروں کے لیے غزلوں کی فرمائش ان سے کی جاتی ہے اور رسالے والے تو ہمیشہ سرر ہتے ہیں کہ آپ کی نگارشات کا انتظار ہے۔سالنامہ نکل رہا ہے جلدی کیجیے۔

بعض لوگ صبر والے ہوتے ہیں۔ ہمیں 'ساری را نگ نمبر' کہنے کی مہلت مل جاتی ہے۔ لیکن بعضوں کو جلدی بھی ہوتی ہے۔ ایسے ہی ایک صاحب کا کل فون آیا۔

‹‹ لکھیے جارجھولداریاں۔''

ہم نے عرض کیا معاف فرمائے۔۔۔

بات کاٹ کر بولے'' باتوں کا وقت نہیں۔ لکھتے جائیے۔ بارہ ڈ نرسیٹ۔ اچھے ہوں پہلے کی طرح پھٹیجر نہ ہوں۔'' ہم نے پھر کھنکار کر کہا'' اجی سنیے تو۔۔۔''

درشتی سے بولے چار چاند نیال بھی ڈال دیجیے۔صاف ہول۔سالن گری نہیں چاہئیں۔ہمارا پیسہ حلال کا پیسہ ہے۔ ہم نے پھر کچھ کہنا چاہالیکن۔۔لیکن اُدھر سے تھم ہوا کہ پہلے ان کی فرمائش نوٹ کی جائے پھر بات کی جائے۔

'' اُتَّقارہ ڈو نکے۔ بہتّر پلیٹیں، یانچ لاٹین ،ڈیڈھ سو چھچے،دس جگ۔''

ہم سب لکھتے گئے ۔جب وہ ذرا دم لینے کو رُکے تو ہم نے کہا'' قبلہ ہم فقیر آدمی ہیں۔ ہم اتنی ساری چیزیں، یہ خس خانہ وبرفاب کہاں سے لائیں گے؟''

أدهر سے سوال ہوا'' آپ حاجی چراغ دین اینڈ سنز نہیں کیا؟''

ہم نے کہا'' جی نہیں، کاش ہوتے۔''

بھڑک کر بولے'' آپ نے پہلے کیوں نہ کہا۔اچھے آدمی ہیں آپ۔''

(ابن انشا)

نی آواز

مشق

لفظ ومعنى

عوام النّاس : عام لوگ

چرم : چراه کهال

گاڑھی چھننا : جِتكَلَفی

صاحب فراش : بمار ہو کر گھر بیٹھ رہنا

تعزیت : کسی کے انتقال پراس کے متعلقین سے مل کراظہارِ افسوس کرنا

پٹی کے ساتھ : پیٹگ سے قریب تر

والله : الله كي قشم

الشيا : الشي

دوادارو: علاج

عليك سليك : سلام دعا

حسنِ اخلاق : الجيم اخلاق ، الحجيمي عادت

عارضه : بیاری،مرض

مغفرت : نجات، بخشش

حياتِ تازه : نئ زندگی

زحمت : تكليف

دريغ : افسوس

انثا پر داز : مضمون لکھنے والا

ذ را فون کرلوں

: نقصان ہرج مرج

نا قابلِ تلافی نقصان : ایبا نقصان جس کو پورا کرناممکن نه ہو

: کعبہ، جناب، قابل احترام کے معنی میں استعال ہوتا ہے قبله

> : ملازم، باورچی خانساماں

> > ملنا حلنا راه ورسم

نا قابلِ طباعت كلمات : وه باتيس جو چھپنے كے قابل نہ ہوں

: مرض کی پہچان کرنا

: یقینی طور پراثر کرنے والی دوائیں، آزمائی ہوئی

مزاج پوچھنا، بیار کا حال دریافت کرنے کے لیے جانا مزاج برسی کرنا

: صرف : مضامین *، گریر*یں نگارشات

: موقع ، فرصت مهلت

: خس كى تثيول والا مكان اور برف كالهنارا ياني خس خانه وبرفاب

> : خدانه کرے خدانخواسته

قضاوقدر کے کان بہرے : قضا، موت کو اور قدر، تقدیر کو کہتے ہیں پورا جملہ خدانخواستہ کے معنی میں استعال ہوتا ہے

: محله داّر، پروسی ہم محلّہ

: جہال اینٹیل پکائی جاتی ہیں بمصظير

: مشهورنام نام نامی

: باسی منه نهارمنه

: وه اخلاق جس میں احسان شامل ہو اخلاق کریمانه

> : حجوطا خيمه حجولداريان

> درشتی : پر پراہٹ

نگ آ واز

سوالات

مصقف کی بیاری کی خبرس کرسب سے پہلے کون آیا؟

'' ادب کو نا قابل تلافی نقصان پہنچ جائے گا۔'' پیر جملہ کس نے کس کے لیے کہا ہے؟ **-**2

> یروفیسر بخش کا مصنف نے کس طرح تعارف کر وایا ہے؟ **-**3

مصنف کے بھائی نے مزاج برسی کرنے والوں کے لیے فون کی یابندی بر کیا نوٹس لگایا؟

5۔ مصنف کے دوست نے میر صاحب سے کیوں معذرت کی؟

6۔ مصنف کے یہاں کس کس طرح کے ٹیلیفوں آتے تھے؟

زبان وقواعد

كارهى چيننا تعزيت كرنا ناحق لاعلاج

اس سبق میں ایک لفظ عیار حرفی ' آیا ہے۔جس کے معنی ہیں حیار حرفوں والا جیسے ' کتاب اسی طرح تین حرفوں والے لفظ کو 'سەحرفی' کہتے ہیں جیسے' نبی' آپ تین' چارحرفی' اور تین'سەحرفی' الفاظ اپنی کا بی پرلکھیے ۔

اس سبق میں ایک جگه لکھا ہے'' آپ کی نگار شات کا انتظار ہے۔ سالنامہ نکل رہا ہے'۔' سالنامہ وہ رسالہ ہے جو سال میں ایک ہی بارٹکلتا ہے۔آپ کھیے:

- جورسالے چھے مہینے میں نکلتے ہیں انھیںکہتے ہیں۔ ا
- جورسالے تین مہینے میں نکلتے ہیں انھیں....۔ جورسالہ ہر مہینے نکلتا ہے اُسے...۔۔ اسی طرح جواخبار ہفتے میں ایک بار نکلتا ہے اسے...۔۔کہتے ہیں۔

 - - جواخبار ہرروز نکلتا ہے اسے

- " ہم تو لوگوں کے اخلاقِ کر بیانہ کے ممنون ہو کے رہ گئے۔"
 - " ہم نے حیاتِ تازہ پا کراطمینان کا سانس لیا۔"
 - "آپ نے پہلے کیوں نہ کہا۔ اچھے آدمی ہیں آپ!"
 - 🖈 یہ جملے کن موقعوں پر بولے جاتے ہیں:
 - حق مغفرت کرے عجب آ زاد مرد تھا۔
 - فشمنول کی طبیعت ناساز ہے۔
 - تضا وقدر کے کان بہرے۔

غور کرنے کی بات

یہ سبق بہت دل چیپ اور نصیحت آمیز ہے۔ اس سبق کے ذریعے مصنف نے ہمیں یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ کسی بھی چیز کا بے جا استعال نہ صرف اپنے لیے بلکہ دوسروں کے لیے بھی تکلیف کا باعث بن جاتا ہے۔ جس طرح فون یقینا سائنس کی اہم اور کار آمدا بجاد ہے لیکن ایک بھار شخص اور اس کے گھر والوں کے لیے فون کس طرح پریشان کن بن گیا۔ کس طرح لوگ آتے اپنی غرض سے اور بہانہ ہوتا عیادت کا۔ اس کو ایک پنتھ دو کاج کہتے ہیں۔

عملی کام

الكھيے مضمون لکھيے

و فون رحمت یا زحمت